فرقہ صابئین پر ایک تحقیقی نظر

قاری محمد عادل خاں

صابی مذہب کے مآخذ کے متعلق بہت اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ یہ جرمن لفظ نوستک ازم کے مترادف ہے۔ نوستک ازم نوستیکوس (Gnostikos) سے ماخوذ ہے۔ اس کا مصدر نوسس (Gnosis) ہے جس کے معنی معرفت و عرفان کے ھیں ۔ نوستکزم کے پیروکار نوستک (Gnostics) یعنی عارف کہلاتے ھیں ۔ دوسری صدی عیسوی میں یہ مذہب یا عقیدہ ارض روم میں خوب پھلا پھولا ۔ چند تاریخی شواھد سے معلوم ھوتا ہے کہ اسکندریہ کے یہودیوں میں بھی نوستکی عقائد موجود تھے ۔ لیکن اس سے قبل بھی نوستکوں کا وجود تھا ۔ نوستکزم کے پیروکار اپنے مذہب کی تائید میں اناجیل اربعہ سے ثبوت پیش کرتے ھیں ۔

مصر کا عیسائی فلسفی ویلینتینس (Valentinus) مسلک ویلینتینس کا بانی ، مشہور فلسفی و مفکر بازیلدس (Basilides) مارقیون ازم کا بانی مارقیون (Marcion) اوبیٹس مصری (Obites) اور بردیسانس (Bardesanes) یہ تمام کے تمام نوستک ازم کے مبلغ تھے ۔

نوستکی مذہبی رسوم و عقائد گو صابی مذہب سے مختلف ہیں لیکن ان کے اساسی اور بنیادی عقاید میں کافی حد تک مشابہت پائی جاتی ہے۔

فلسفہ نوسس (Gnosis) کی ابتدا مصر کے قدیم ترین شہر اسکندریہ میں ہوئی۔ اس فلسفہ نے آہستہ آہستہ عیسائیت پر بھی گہرا اثر ڈالا۔

فلسفہ نوستک کے بیشتر آثار و باقیات قبطی زبان میں ہیں۔ یہ فلسفہ مندرجہ ذیل باتوں پر مشتمل ہے۔

مادہ اپنے وجود میں بہت بُرا ہے۔ خدائے واجب الوجود جو تمام آلائشوں سے پاک ہے ممکن نہیں کہ اس مادی عالم کی طرح مادی ہو۔ خدا اور عالم مادی کا تعلق ایک زنجیر کی طرح ہے۔ چونکہ مادہ پست ترین مخلوق ہے اس لیے خالق اور مخلوق میں بہت بعد ہے۔ لیکن خدا شناسی صرف اس مادی عالم کے ذریعے ممکن ہے اس کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں جس سے خدا کی ذات پہچانی جا سکے۔

خدا کا جسم نہیں۔ حضرت عیسیٰ خدا کے بلند ترین مظہر ہیں۔ حضرت عیسی کا کوئی جسمانی وجود نہیں تھا۔ ان کا کھانا، پینا اور دنیاوی تکالیف میں مبتلا ہونا صرف ظاہری تھا باطن میں وہ ان تمام مادی ضرورتوں سے پاک تھے۔

ہر شخص ریاضت کے ذریعے اپنے جسم کو اپنا مطیع بنائے۔ ہر آدمی اپنے جسم کو مکمل فراموش کر دے تاکہ وہ شہوات نفسانی سے کلی نجات حاصل کرے۔ اس مذہب میں ثنویت کا اثر بھی موجود ہے۔

ثنویت میں عقیدہ ہے کہ دونوں عالم اپنے وجود میں معنوی بھی ہیں اور

مادی بھی ۔ نوستکی عقیدہ ہے کہ عالم روح عین عالم نور اور عالم مادی عین عالم ظلمت ہے۔ خدا احساس و ادراک سے ماورا ہے۔ وہ ایک ایسا باپ ہے جو نام و نشان سے بالا تر ہے ۔ انسانی فکر اس کی بلند و بالا ذات تک نہیں پہنچ سکتی ۔ دنیا تجلیات الہی سے وجود میں آئی ہے۔

اس مادی عالم میں ایک شوق و جذب کی کیفیت ہے جو اسے خدا کی طرف کھینچ رہی ہے۔ انسانی طبیعت میں ایک تجلی ودیعت ہے جو اسے راہ نجات کی طرف کشاں کشاں لیے جاتی ہے۔ آخرکار وہ عالم نور میں پہنچ جاتا ہے۔ سب سے پہلا انسان نصف خدا تھا ۔ یہ خیال غالباً ایرانی اساطیری (دیو مالائی) کہانی سے اخذ کیا ہو گا ۔

حضرت عیسی خدا کے مولود اول ھیں ۔ عیسی نصف خدا ، عقل اور کلمہ ھیں ۔ انسان تجلیات کے ذریعے جس کی بارش اس پر عالم نور سے مسلسل ہو رہی ہے نجات حاصل کر سکتا ہے مگر نجات کسی صورت ممکن نہیں نجات صرف عنایات الہی سے ممکن ہے ۔

ایک نجات دھندہ آنے والا ہے جس کا وعدہ خدا نے کیا ہے۔ یہ نجات دھندہ حضرت عیسی ھیں ۔ یہ عیسی ھی ھیں جنھوں نے «صوفیا» کو قید مادہ سے نجات دلائی ۔ «صوفیا» سے ان کی مراد عقل آسمانی ہے جو مادہ میں در آئی ہے۔

ان میں سے ایک فرقہ ویلنتینسی کہلاتا ہے جن کا عقیدہ ہے کہ نجات دھندہ خدا موسوم بہ سوٹر (Soter) اور «صوفیا» (عقل آسمانی) کے درمیان رشتہ ازدواج قائم ہے۔ اس واقعے کی یاد میں ایک مخصوص مذھبی جشن مناتے ھیں جسے «عید حجلہ عروساں» کہتے ھیں ۔

تخلیق عالم کے حل کا مسئلہ ہر دین و مذہب کا بنیادی مسئلہ ہے۔ اس سلسلے میں ان کے ہاں ایک دیو مالائی کہانی ہے جو ان کی عبادات و رسوم کا ایک اہم جزو ہے ، مذہبی رسوم میں ہندوؤں کی رام لیلا کی طرح اس کی پوری پوری نقل کرتے ہیں۔

اصلی عرفان علم حقیقی کا حصول ہے نہ کہ علم وہمی کا ۔ اصلی عرفان دل میں ایک تپش پیدا کرتا ہے۔ یہ تپش کشف و شہود اور باطن میں توجہ سے فزوں تر ہوتی ہے۔ باطنی توجہ سے دل کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان ایک بلند معرفت حاصل کر لیتا ہے۔ یہ معرفت اسے ایک نئی دنیا میں پہنچا دیتی ہے۔ انسان کے نجات بخش عناصر دانش و عرفان ہی ہیں۔

اس مذہب کے پیروکار ترک دنیا ، زہد و ریاضت اور از حد مشقت جسمانی پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے ہاں بعض افراد بت پرستی بھی کرتے ہیں۔ تماثیل اصنام میں تمثیل عیسی بھی سامنے رکھتے ہیں ۔ ان میں سے بعض کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی نہ مصلوب ہوئے نہ قتل کیے گئے بلکہ وہ دار سے اتر کر اپنے شاگردوں کے ساتھ روپوش ہو گئے۔

مسلمانوں کے ہاں بھی قریب قریب یہی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی نہ سولی چڑھائے گئے نہ قتل کئے گئے بلکہ اللہ نے انہیں اوپر اٹھا لیا۔

در حقیقت نوستکی مذہب ایران اور یونان کے درمیانی علاقے ، وادی دجلہ و فرات ، سوریہ ، فلسطین ، بابل و مصر جو ہیلنزم کے زیر اثر تھے کے دین و فلسفہ سے تطبیق و ہم آہنگی کی ایک کوشش تھی۔ اس دین کی اساس مادی سے روح کی نجات ہے۔

مغربی ایشیا میں قدیم بنیادوں پر ایک نئے فلسفہ نے جنم لیا ۔ یہ حصول عرفان کا ایک نیا طریقہ تھا ۔ اس فلسفے کی تشکیل ، توسیع اور نشر و اشاعت دوسری صدی عیسوی میں ہوئی ۔ تیسری صدی عیسوی میں یہ فلسفہ مصر و روم میں خوب پھیلا ۔ یہ فلسفہ ,,فلسفہ نجات و عرفان،، سے قدرے مماثلت رکھتا تھا ۔ یہی فلسفہ نوستکزم کے نام سے مشہور ہوا ۔

بازیلدس ، کایوکراتس اور ویلنتینس اس فلسفے کے اہم ترین افراد ہیں۔ نوستک فلسفہ کے پیرو کار امتداد زمانہ سے کئی گروہوں میں منقسم ہو گئے ۔ ان میں سے ایک گروہ صابئین کہلایا ۔ یہ گروہ صابئین اپنے آپ کو ,,مندع،، (Mandaens) بھی کہلاتے ہیں ۔ مندع کے معنی معرفت علم و عرفان ہے۔ یونانی میں اس کا ترجمہ نوسس (Gnosis) ہے اور یہ لفظ یونانی لفظ نوستوکی (Gnostice) سے مشتق ہے جس کے معنی ,,عرفان،، کے ہیں ۔

بعض کا خیال ہے کہ ,,منداعی،، کی اصطلاح آرامی زبان کے لفظ ,,مندع،، یا ,,مندعا،، سے مشتق ہے۔ کتاب دانیال میں یہ لفظ چار جگہ آیا ہے۔ انجیل لوقا کے سریانی ترجمے میں لفظ ,,مندع،، کی جگہ یونانی اصطلاح نوسس سوتیوایس (Gnosis - soteoias) استعمال کی گئی ہے۔ جس کے معنی پہچاننا اور نجات کا راستہ کے ہیں اور یہ منداعی ہی کا ترجمہ ہے ۔ مندع (Mandayya) کے معنی عرفان کے ہیں ، اصل میں یہ لفظ ماندا ۔ د ۔ ھییا (Man-da - d - hiea) ہے ۔اس کے معنی نجات دھندہ کے ہیں ۔ اس سے مراد معرفت ہستی ہے۔ صابئین اپنے روحانی بزرگوں کو ناصریہ (Nasoraiya) کہتے ہیں اور کبھی کبھار اپنے آپ کو ناصری (Nasoraeans) کہتے ہیں ۔ مشہور منداعی محقق پروفیسر لیدزبارسکی(Lidz Barski) نے ناصریہ کے معنی ,,محافظ قانون و

دستورات مذہبی، کے کیے ھیں ۔ ناصریہ کی اصطلاح یونانی لفظ (Nazotos) سے لی گئی ہے۔

ایپیفانس (Epiphanius) کا کہنا ہے کہ یونانیوں کی یہ اصطلاح حضرت یحیی کے پیرو کاروں کے لیے بولی جاتی تھی اور ایک لحاظ سے صابئین بھی حضرت یحیی کے پیرو کار تھے ۔

صابئین منداعی کی اصلی سر زمین

دین صابی کے پیروکاروں کا اصلی مقام ارض فلسطین ہے ۔ بعد میں خاص وجوہ کی بنا پر یہ لوگ فلسطین سے ہجرت کر کے وادی دجلہ و فرات میں سکونت پذیر ہو گئے ۔ ان کی کتابوں میں لفظ «یاردنا» کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ وہ «اردن» کے لیے بولتے تھے ۔ یہ لفظ فلسطینی ہے۔ اس کے معنی صاف و شفاف جاری پانی کے ھیں ۔ ان کے مذھب کی بنیادی رسم بپتسمہ ہے جو جاری پانی کے سوا اور کسی پانی سے نہیں ھو سکتا ۔
انکے مذھبی لٹریچر میں فلسطین کو اصلی سرزمین کہاگیا ہے انکی مذھبی کتب میں جن مقامات کا ذکر کیاگیا ہے یہ مقامات سب کے سب فلسطینی ھیں ۔ ان باتــون سے معلوم ھوتا ہے کہ ان کا اصل مقام فلسطین ھی ہے۔ اس کے علاوہ بھی چند شواھد ایسے ھیں جن سے یہ بات ثابت ھوتی ہے کہ دین صابی کی ابتدا فلسطین ھی سے ھوئی ہے۔ ان کی کتابوں میں یہودیوں سے سخت نفرت و حقارت کا اظہار کیا گیا ہے۔ کتاب گینز امینا (Ganz Aminaa) میں یہودیوں کو غلیظ اور گندہ لوتھڑا کہا گیا ہے۔

ان کی اسی مقدس کتاب میں ایک جگہ تحریر ہے کہ شہر یروشلم کے

یہودیوں نے میرے مذہب کے پیرو کاروں کو بہت ستایا ہے۔ ایک اور جگہ ہے کہ جن بزرگوں نے بیت المقدس سے ھجرت کی ہے ان کو اس کا اجر ضرور ملے گا ۔

ان تمام باتوں سے یہ ثابت ھوتا ہے کہ غالباً یہ لوگ کنعانی یہودی تھے، جنھوں نے اپنا اصل دین چھوڑ کر دین یحیی معمدانی اختیار کر لیا تھا ۔

دین صابئین میں ایرانی دین کا اثر

بؤسیٹ (Bousset) لیدزبارسکی (Lidzbarski) اور رائیٹزے شتائن (Reitzestein) کا کہنا ہے کہ دین منداعی میں زردشتی فلسفے کے افکار و عقائد کی جھلک پائی جاتی ہے۔ یہ افکار و عقائد انھوں نے اس وقت اختیار کیے تھے جب یہ لوگ فلسطین ھی میں تھے ۔ نور و ظلمت ، رسوم و عقائد اور تقویم میں زرتشتیوں سے حیرت انگیز مشابہت ھی اس کا ثبوت ھیں ۔ کلدانیوں کی ستارہ پرستی ، بابلیوں کے طلسمی عقائد اور جھاڑ پھونک ٹونا ٹوٹکا وغیرہ کا بھی ان پر کافی اثر تھا ۔ ان کی بعض مذھبی کتابوں میں ہے کہ معبودان بابل سب کے سب شیاطین ھیں ۔ صابئین منداعی کا کہنا تھا کہ معبودان بابل عالم ظلمت کا حصہ ھیں ۔ یعنی یہ سب کے سب مادی ھیں ۔ ان میں خدا ھونے کی صلاحیت نہیں ۔ کیونکہ خدا مادہ سے ماورا ہے۔

صابئین منداعی کی حران کی طرف ھجرت

منداعیوں کی فلسطین سے حران کی طرف ھجرت کی دریافت کا سہرا مشہور منداعی شناس خاتون لیڈی ڈراؤرر (Lady Drawrer) کے سر ہے۔ انھیں اپنی تحقیق کے دوران ایک قدیم دستاویز "ھاران گاوای تا" کے نام کی ملی "ھاران گاوای تا" سے مراد "حران داخلی" ہے۔ اور اسی سے یہ بات ثابت ھوئی کہ صابئین منداعی نے فلسطین سے ھجرت کر کے جس جگہ قیام کیا وہ حران ھی

تھا ۔

یہ ھجرت ان کی تحقیق کے مطابق شہنشاہ ارتاباتوس کے دور میں ھوئی ۔ ڈاکٹر روڈلف کی تحقیق یہ ہے کہ یہ وھی ارتاباتوس ھو گا جو حضرت عیسی کے دور میں حکومت کرتا تھا ۔

دین صابئین دین مسیحی سے قدیم ہے

معلوم ھوتا ہے کہ دین صابئین مسیحیت سے قدیم ہے۔ صابئین منداعی کا تھوڑا حال انجیل سے معلوم ھوتا ہے۔ بالخصوص انجیل یوحنا سے تو واضح طور پر یہ معلوم ھوتا ہے کہ دین صابی کے عقائد پہلی صدی عیسوی میں ارض فلسطین میں موجود تھے ۔ انجیل یوحنا کا مقدمہ جو نور و ظلمت کے فلسفے پر مشتمل ہے اس میں دین صابی کے فلسفے کے حامل مندرجہ ذیل مصرعے اس بات کو ثابت کرتے ھیں ۔

ابتدا میں کلمہ تھا
کلمہ خدا کے پاس تھا
اور خـــدا کلمہ تھا
ھستی اس میں تھی
ھستی کا نور انسان تھا
نور ظلمت میں چمکا
ظلمت اسے نہ پا سکی

یہ مصرعے بہت قدیم ھیں ۔ یہاں تک کہ مزامیر داؤد میں بھی موجود ھیں ۔ لیکن یہی مصرعے صابئین منداعی کی مقدس کتابوں میں تفصیل سے ھیں ۔ غالب گمان ہے کہ مقدمہ انجیل کے مصرعے نوستکی مذھب سے اخذ کیے گئے

هیں ـ انجیل یوحنا تمام کی تمام عقیدہ حیات پر مبنی ہے۔ یعنی ھستئی مطلق اور نور و حقیقت ـ صابئین کے ھاں یہ اصطلاحات»ھی یا« (حیات) ،»نھورا« (نور) اور »کوشط« (حقیقت) ملتی ھیں ـ انجیل یوحنا کے آٹھویں باب ۳۲ آیت میں حضرت مسیح کا یہ قول »حقیقت تم کو نجات دے گی« صابئین کی نماز کا جزو ہے۔

انجیل یوجنا کے پندرھویں باب میں حضرت عیسی کا یہ فرمان »میں تاک حقیقی ھوں « اور تاک ، منداعی میں ایک مقدس فرشتے کا لقب ہے۔ فلسطین کے قدیم »نوستک تاک« کو مقرب اور معزز فرشتوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔

انجیل یوحنا کی مراد اس جگہ یہ ہے کہ حضرت عیسی حقیقی فرشتہ ھیں اور نوستک کے فرشتے مجازی اور غیر حقیقی ھیں ـ ایک مذھبی گیت میں »لفظ تاک« اس طرح استعمال ھوا ہے۔

»مجھے عظیم ھستی نے بویا ـ بویا مجھکو عظیم ھستی نے ـ یعنی میں »تاک« ھوں اور مجھکو عظیم ھستی نے بویا ہے« ۔

ایک اور مذھبی گیت میں یہ لفظ اس طرح استعمال ھوا ہے۔

»تو ایک برے تاک کی طرح ہے جو اچھا پھل نہیں رکھتا« ۔

»یہاں تاک« سے مراد انگور کی بیل ہے۔ مندرجہ بالا باتوں سے خیال ھوتا ہے کہ دین صابئین منداعی دین مسیحی سے بھی قدیم ہے۔

دین منداعی کے بارے میں زیادہ تر معلومات ھمیں انجیل یوحنا میں ملتی ھیں ـ اور یوحنا حضرت یحیی کا عبرانی نام ہے۔ اس لیے مناسب معلوم ھوتا ہے

کہ حضرت یحیی کے حالات پر روشنی ڈالی جائے ۔

حضرت یحیی کتب اناجیل کی روشنی میں

یحیی جنھیں فرانسیسی میں (Jean - Baptiste) اور انگریزی میں (John the Baptist) اور عربی میں معمدانی کہا جاتا ہے ، حضرت عیسی کے ظہور سے پہلے بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر تھے ۔ ان کے والد کا نام زکریاہ تھا ۔ ان کی والدہ حضرت ہارون کے خاندان سے تھیں ۔ حضرت یحیی کی پیدائش اور حضرت عیسی کی پیدائش میں صرف چھ ماہ کا فرق ہے ۔ یعنی حضرت یحیی ، حضرت عیسی سے چھ ماہ بڑے تھے ۔ عہد نامہ عتیق میں ان کا نام لیے بغیر ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔"فریادی فریاد کر رہا ہے کہ بیابان میں خداوند کے لیے راستہ بنا دو ۔ اور صحرا میں شاہراہ خداوند کے لیے سیدھی کر دو " (اشعیاء ۴ : ۳) ۔

ایک اور جگہ اسی کتاب میں ہے "کہ میں تمہارے لیے ایک عظیم اور مہیب دن کے آنے سے پہلے ایلیاہ (Eliyah) پیغمبر بھیجوں گا " (باب نہم آیت ۴ ۔ ۵) ۔

اناجیل کی روشنی میں حضرت یحیی کا قصہ اس طرح ہے کہ ہیرودیس کے دور حکومت میں ایک کاہن تھا جس کا نام زکریا تھا ۔ یہ زکریاہ آل بیا کے خاندان سے تھا ۔ ان کی زوجہ ہارون کے خاندان سے تھیں ۔ ان کا کوئی لڑکا نہ تھا ۔ دونوں میاں بیوی ضعف پیری سے کمزور و ناتواں تھے ۔ ایک دن زکریاہ کاہنوں کے لباس میں ملبوس بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا ۔ ناگاہ ایک فرشتہ دیکھا جو خوش خبری دیتے ہوئے کہنے لگا کہ اللہ تمہیں ایک بیٹا دے گا اس کا نام یوحنا ہوگا یہ خدا کا برگزیدہ پیغمبر ہو گا ۔ شراب سے پرہیز

کرنے والا ہو گا ۔ بنی اسرائیل کے بیشتر افراد اپنے پاس اکٹھے کر لے گا ۔ "زکریاہ نے کہا: "یہ کیسے ہوگا ۔ میں بوڑھا ۔ میری بیوی بوڑھی" ۔ فرشتے نے کہا ۔ "میں جبرئیل ہوں ، خدا کا مقرب فرشتہ ، مجھے خدا نے بھیجا ہے کہ میں تمہیں یہ خوش خبری سناؤں ۔ جب تک یہ واقعہ ظہور پذیر نہ ہو گا تمہاری زبان گنگ رہے گی" ۔ زکریاہ اس حال میں ہیکل سے باہر آئے کہ ان کی زبان گنگ ہو چکی تھی ۔ آخر کار یحیی پیدا ہوئے ۔ پیدائش کے آٹھویں روز رسم ختنہ کے موقع پر زکریاہ نے اشاروں میں پوچھا کہ اس کا نام کیا رکھیں ۔ کہا اس کا نام یوحنا (یحیی) ہو گا ۔ اس کے ساتھ ہی زکریا خدا کی تعریف و توصیف کرنے لگا ۔ کہنے لگا وہ خدا قابل ستائش ہے جس نے بنی اسرائیل میں پیغمبر بیھیجا ۔ اے بیٹے ! تو خدا کا برگزیدہ پیغمبر ہو گا ۔ یہ بچہ رحمت خداوندی سے پرورش پانے لگا تاآنکہ اس کی شہرت چہار سو پھیل گئی ۔ اس کا لباس اونٹ کے اون کا بنا ہوا ہوتا تھا ۔ اس کی خوراک شہد اور ٹڈی تھی ۔ اس کے زھد اور تعلیمات کی خوب شہرت ہوئی ۔ لوگ ان کے پاس آتے اور گناہوں سے پاکی کے لیے غسل (بپتسمہ) کرتے تھے ۔ یہ انہیں بپتسمہ دیتے گناہوں سے دور رہنے کی تلقین کرتے تھے ۔ ان کے پاس ہر پیشے کے لوگ آتے ۔ یہ ان سب کو ان کے اخلاق و اعمال کے لحاظ سے نصیحت کرتے تھے ۔

یوحنا نبی لوگوں کو برائی سے روکتے اور ان میں حق کی دعوت و تبلیغ کرتے تھے ۔ ان کی اس تبلیغ سے ہیرودیس ان کا سخت دشمن ہو گیا ۔ لیکن یوحنا کی شہرت و عظمت اتنی زیادہ تھی کہ وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا ۔ اس کی دشمنی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ہیرودیس اپنے بھائی کی بیوی ہیرودیا (زوجہ فلیفوس برادر ہیرودیس) سے شادی کرنا چاھتا تھا ۔ دین یحیی میں بھاوج سے نکاح حرام تھا ۔ یوحنا انہیں اس بات سے منع کرتے تھے ۔ آخر کار تنگ آ کر قید کر دیا ۔ ہیرودیا بھی ان کی سخت جانی

دشمن ہو گئی ۔

ایک دن بادشاہ ہیرودیس کی سالگرہ کے موقع پر ایک عظیم الشان جشن منایا گیا ۔ دربار میں جشن کے موقع پر ہیرودیا کی بیٹی سلومی نے بادشاہ کے سامنے ایک نہایت خوبصورت رقص پیش کیا ۔ بادشاہ اور درباری اس رقص سے بہت محظوظ ہوئے ۔ ہیرودیس نے فرحت و انبساط کی ترنگ میں سلومی سے کہا مانگو کیا مانگتی ہو ۔ سلومی دوڑی ہوئی اپنی ماں کے پاس آئی اور کہا ماں! میں اس وقت بادشاہ سے کیا مانگوں ؟ ماں نے کہا اس وقت موقع ہے ، یوحنا ہمارا دشمن ہے ، تو اس کا سر مانگ لے ۔ سلومی نہایت ھی ناز سے دوبارہ دربار میں آئی اور کہا مجھے یوحنا کا سر ایک طشت میں چاھئے ۔ بادشاہ پہلے تو جھجکا لیکن شرمندگی سے بچنے کے لیے فوراً جلاد کو حکم دیا کہ جاؤ یوحنا کا سر کاٹ لاؤ ۔ جلاد نے قید خانے میں پہنچ کر یوحنا کا سر کاٹ کر ایک طشت میں رکھ کر سلومی دختر فیلیفوس و ہیرودیا کو پیش کر دیا ۔

یوحنا کے شاگرد اور پیروکار آئے اور جسم کو غسل دے کر دفن کر دیا ۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیے ۔ انجیل متی ۲ : ۱ ۔ ۱۷ ، ۱۴ : ۱ ۔ ۱۲ ، ۱۷ : ۱۲ اور ۱۳ : ۲۱ : ۲۲ ۔

انجیل لوقا ۱ : ۱۱ ۔ ۲۰ ، ۵۷ ۔ ۶۵ ، ۷۔ ۸۰ ، ۳ : ۱ ۔ ۲۲ ، ۵ ۔ ۲۲ ، ۳۳ اور ۱۱ : ۱ ۔

انجیل یوحنا ۱ : ۱۹ ۔ ۲۷ ، ۵ : ۳۲ ۔ ۳۵ اور ۱۰ : ۴۱ ۔

انجیل برناباس جو عیسائیوں کے نزدیک غیر معتبر اور مشکوک ہے اس میں یوحنا کا نام صراحت سے موجود نہیں لیکن ایک سوپینتالیس باب میں ایلیا نبی کا ذکر موجود ہے ۔ اور انجیل لوقا کے قول کے مطابق ایلیا نبی حضرت یحیی

ہی ہیں جن کو یوحنا کہتے ہیں ۔

اسی باب میں حضرت عیسی ایک کتاب یوحنا کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ وہ یہ کتاب یہودیوں کے سامنے تلاوت کیا کرتے تھے ۔ انجیل برناباس کے اس باب میں کتاب کی جن باتوں کا ذکر ہے وہ صاف طور پر زہد و عرفان کی باتیں ہیں اور اس کا تعلق نوستک ازم سے صاف ظاہر ہے ۔ فرقہ صابی منداعی کی مقدس کتاب کے ابتدائی الفاظ اس کی تائید میں ہیں ۔

قصۂ یحیی قرآن کی روشنی میں

قرآن میں یحیی نبی کا ذکر تفصیل سے آیا ہے ۔ سورہ آل عمران ، سورہ انعام ، سورہ مریم اور سورہ انبیاء میں ان کے حالات پر مختلف انداز سے روشنی ڈالی گئی ہے ۔ ہم یہاں سورہ مریم سے اقتباس پیش کرتے ہیں جو اناجیل سے کافی حد تک مشابہت رکھتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم . کھیعص .

یہ تذکرہ ہے آپ کے پروردگار کی مہربانی فرمانے کا اپنے بندے زکریا پر جب کہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پوشیدہ طور پر پکارا ۔ عرض کیا اے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں اور سر میں بالوں کی سفیدی پھیل گئی ۔ اور آپ سے مانگنے میں اے پروردگار ناکام نہیں رہا ہوں ۔ اور میں اپنے رشتہ داروں سے اندیشہ رکھتا ہوں ۔ اور میری بیوی بانجھ ہے سو آپ مجھکو خاص اپنے پاس سے ایک وارث دیجئے کہ وہ میرا وارث بنے اور یعقوب کے خاندان کا وارث بنے اور اس کو اے میرے رب پسندیدہ بنائیے ۔ اے زکریا ہم تم کو ایک فرزند کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام یحیی ہو گا کہ اس سے قبل ہم نے کسی کو اس کا ہم صفت نہ بنایا ہو گا ۔ زکریا نے عرض کیا اے میرے پروردگار

میرے اولاد کس طور پر ہو گی حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کے انتہائی درجے کو پہنچ چکا ہوں ۔ ارشاد ہوا کہ حالت یوں ہی رہے گی ۔ تمہارے رب کا قول ہے کہ یہ مجھکو آسان ہے ۔ اور میں نے تم کو پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے ۔ زکریا نے عرض کیا اے میرے رب میرے لیے کوئی نشانی مقرر کر دیجئے ۔ ارشاد ہوا کہ تمہاری نشانی یہ ہے کہ تم تین رات آدمیوں سے بات نہ کر سکو گے حالانکہ تم تندرست ہو گے ۔ پس حجرے میں سے اپنی قوم کے پاس آئے اورانکو اشارہ فرمایا کہ تم لوگ صبح وشام خدا کی پاکی بیان کرو ۔ اے یحیی کتاب کو مضبوط ہو کر لو ۔ اور ہم نے ان کو لڑکپن ھی میں سمجھ اور خاص اپنے پاس سے رقت قلب اور پاکیزگی عطا فرمائی تھی ۔ اور وہ بڑے پرھیزگار اور اپنے والدین کے بڑے خدمتگار تھے ۔ اور وہ سر کشی کرنے والے نہ تھے ۔ اور ان کو سلام پہنچے جس دن کہ وہ پیدا ہوئے اور جس دن انتقال کریں گے اور جس دن زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے ۔

(سورہ مریم از آیت نمبر ۱ تا آخر رکوع ترجمہ مولانا اشرف علی تھانویؒ)

قصۂ یحیی کتب صابئین کی روشنی میں

"کتاب گینزا" جو صابئین کی مقدس کتاب ہے اس میں حضرت یحیی کا قصہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ یحیی بن ابو صادا اس حال میں کہ ان کے باپ بوڑھے اور ان کی والدہ صد سالہ ضعیفہ تھیں ، پیدا ہوئے جب یحیی کی عمر تین سال اور ایک ماہ کی ہوئی تو ایک فرشتے (ھبل زیوا) نے ان سے بپتسمہ کے بارے میں گفتگو کی ۔ یحیی نے یروشلم میں پرورش پائی ۔ یارونا (اردن) میں آ کر بیالیس سال لوگوں کی اصلاح کی ۔ عیسی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکساری سے ان کے دین کو قبول کیا ۔ لیکن عیسی نے دین یحیی کے طریقہ

بپتسمہ کو تبدیل کر دیا ۔

«هبل زیوا» انہیں یا ان کی روح کو عالم بالا میں لے گیا ۔ اور اس کے بعد اردن کے صاف اور پاکیزہ پانی میں غوطہ دیکر غسل کرایا ۔ ان کو لباس عظمت و بزرگی پہنایا ۔ ان کے سر کو ایک نورانی تاج سے زینت بخشی ۔ اور پاک نغمہ ان کے کانوں میں ڈالا ۔ یہ نغمہ ان کے دل تک پہنچ گیا ۔ یہ ایک مقدس نغمہ تھا ۔ اسی مقدس نغمہ کے ذریعے شاهان نور کی تعریف و توصیف هوتی تھی ۔

وادیء دجلہ و فرات میں صابئین

صابئین یا منداعیان کو عربی میں مغتسلہ کہا جاتا ہے ۔ یہ لوگ حضرت یحیی کے پیروکاروں میں شمار کیے جاتے ھیں ۔ غالب گمان ہے کہ فلسطین و حران سے هجرت کے بعد ان میں کا ایک گروہ واسط اور بصرہ کے درمیانی علاقے میں سکونت پذیر ھو گیا ۔ ابن ندیم مغتسلہ کو«صابة البطائح» لکھتا ہے ۔ اس کا کہنا ہے کہ مغتسلہ غسل آب کے قائل ھیں اور کھانے کی ھر چیز پہلے آب رواں سے دھوتے ھیں ۔ من و عن یہی عقائد صابئین کے ھیں ۔ اور اب بھی یہ لوگ وادی دجلہ اور فرات اور خوزستان میں موجود ھیں ۔ مانی دعوائے پیغمبری سے قبل انہی عقائد کا ماننے والا تھا ۔ بعد میں اس نے ان کے مذهب میں تبدیلی کر کے ایک نئے دین کی بنا ڈالی ۔

صابئین کی ایک مقدس کتاب «گنزاربا» (عظیم خزانہ) میں ہے کہ مانی ایک بہت بڑا شیطان ہے ۔

صابئین کی ایران کی طرف ھجرت

صابئین منداعی کی مقدس کتابوں میں ایران کی طرف ھجرت کے بارے میں ایک قصہ درج ہے۔ یحیی نے وفات پانے سے پہلے اپنے بعد تین سو چھیاسٹھ کاھنوں کو اپنا جانشین مقرر کیا اور بیت المقدس میں انہیں جگہ دی ۔ انہوں نے ھیکل کے پاس ھی ایک کنیسہ تعمیر کیا ۔

یروشلم میں ایک یہودی پیشوا کی ایک لڑکی تھی جس کا نام ماریا تھا۔ ماریا بہت پرھیزگار دیندار ، اور نیکو کار تھی ۔ ھر روز ھیکل میں عبادت کے لیے آیا کرتی تھی ۔ ایک دن بھولے سے ھیکل میں جانے کے بجائے کنیسہ میں جا داخل ھوئی ۔ جس وقت وہ اندر آئی صابئین نماز میں مشغول تھے ۔ وہ کھڑی ھو کر ان کی نماز و طریقہ عبادت دیکھنے لگی ماریا کو یہ طریقہ عبادت اس قدر بھایا کہ فوراً ان کے دین میں داخل ھو گئی ۔ جب ماں کو معلوم ھوا تو اس نے باپ کو شکایت کر دی ۔ باپ نے بہت ڈرایا دھمکایا اور دین صابی سے پھیرنے کے لیے پوری کوشش کی مگر وہ دین صابی سے کسی طور نہ پھری ۔ آخر کار اس بات کا غصہ انہوں نے صابیوں سے نکالا ۔ اس غصے میں انہوں نے صابئین کو فلسطین سے نکلنے پر مجبور کیا ۔ ان میں ھزاروں قتل کیے اور ھزاروں کو شدید زخمی کیا ۔ اس وقت آسمان سے ایک فرشتہ باز کی شکل میں ظاھر ھوا ۔ اس نے اپنے پروں سے تمام یہودیوں کو دریا برد کر دیا ۔ ایک پر دریا پر ایسا مارا کہ دریا میں شدید طغیانی آ گئی جس کے نتیجے میں تمام یہودی دریا میں غرق ھو گئے ۔ بیت المقدس کو بالکل ویران کر دیا ۔ تمام صابئین کو جمع کر کے نئی جگہ آباد کر کے واپس آسمان کی طرف اڑ گیا ۔ ان میں سے کچھ تو ایک اور جنگ میں کام آئے اور باقی ماندہ نے ایران کی طرف ھجرت کی اور یہیں آ کر بس گئے ۔

تھیوڈور برقونی کی روایت اس طرح ہے کہ ایک شخص آدو نامی حدود میسان میں تھا جس کا نام دبدا اور ماں کا نام کشطا تھا ۔ اپنا گھر بار چھوڑ کر گداگری کرتا ہوا ایک مقام پر پہنچا جہاں اس نے ایک محل تعمیر کیا اور اس محل میں وہ سنکھ بجایا کرتا تھا جسکے نتیجے میں ہزاروں کمزور عقیدے کے لوگ اسکے اردگرد جمع ہوگئے۔

ہے۔ بعض مورخوں نے انہیں دستانیہ بھی کہا ہے۔

صابئین قرآن کی روشنی میں

قرآن کریم میں صابئین کا ذکر تین بار آیا ہے۔ سورہ بقرہ میں آیت نمبر ٦٢ ، سورہ مائدہ میں آیت نمبر ٦٩ ، اور سورہ حج میں آیت نمبر ١٧ ۔ اور تینوں بار ان کا نام اهل کتاب کے ساتھ لیا گیا ہے۔

ان الذین آمنوا والذین هادوا والنصری والصابئین من آمن بالله والیوم الآخر و عمل صالحاً فلهم اجرهم عند ربهم ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون

یہ تحقیقی بات ہے کہ مسلمان اور یہود اور نصاری اور صابئین جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ تعالی پر اور روز قیامت پر اور اچھے کام کرے ایسوں کے لیے ان کا اجر ہے ان کے پروردگار کے پاس اور کسی طرح کا اندیشہ بھی نہیں ان پر اور نہ وہ مغموم ہوں گے ۔ (سورہ بقرہ آیت نمبر ٦٢)

سورہ مائدہ میں یہ ذکر اس طرح ہے۔

ان الذین آمنوا والذین هادوا والصابئون والنصری من امن بالله

والیوم الآخر و عمل صالحاً فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون

یہ تحقیقی بات ہے کہ مسلمان ، یہودی ، نصاری اور صابئین جو شخص یقین رکھتا ہو اللہ پر اور روز قیامت پر اور کارگزاری اچھی کرے ایسوں پر نہ کسی طرح کا اندیشہ ہے اور نہ وہ مغموم ہوں گے ۔ (سورہ مائدہ آیت نمبر ٦٩)

سورہ حج میں ہے

ان الذین آمنوا والذین هادوا والصابئین والنصری والمجوس والذین اشرکوا ان اللہ یفصل بینهم یوم القیمة ان اللہ علی کل شیء شهید

اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ مسلمان اور یہود اور صابئین اور نصاری اور مجوسی اور مشرکین اللہ تعالی ان سب کے درمیان قیامت کے روز فیصلہ فرمادیں گے اور بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر گواہ ہے ۔

صدر اسلام میں اور اس سے قبل بھی عرب اس دین سے آگاہ تھے ۔ ان کو حنیف یا صابئین کا نام دیتے تھے ۔ بعض مورخین نے جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے انہیں مغتسلہ کہا ہے ۔ بعض مورخین نے انہیں صبائی سے مخلوط کیا ہے ۔ مگر حرانیوں کی ستارہ پرستی اور شرک کی بنا پر ان کو صابئین کہنے میں ان کو تردد ہوتا تھا ۔

کلمہ صابئین کے معنی

عربی زبان میں «صبا یصبا» کے معنی ہیں وہ لوگ جو ایک دین سے

دوسرے دین میں چلے جائیں ۔«صبا» کے معنی کوچ کرنے کے بھی ھیں ۔ یہ دونوں معنی اس دین کے پیرو کاروں پر صادق آتے ھیں ۔ ایک تو یہ کہ یہ یہودیت سے دین یحیی معمدانی میں چلے گئے ۔ دوسرے یہ کہ انہوں نے فلسطین سے کوچ کرکے دوسرے مقامات پر سکونت اختیار کی ۔

اس لفظ کی اصل صورت آرامی زبان میں «صبع» ہے کہ اس کا تیسرا حرف «ع» زبان صابی میں ھمزہ سے تبدیل ھو گیا ہے اس طرح یہ لفظ صبع سے صبا بن گیا ۔ اس کی دوسری مثال لفظ «مندع» ہے جو صابیوں کے ھاں «مندہ» کہلاتا ہے ۔ منداعی سے مندائی ۔ آرامی اور منداعی دونوں زبانوں میں «صبا» کے معنی بپتسمہ دینا ہے ۔ بعض نے «صبا» کو لفظ «صب» سے بغیر ھمزہ کے مشتق مانا ہے ۔ جس کے معنی «فرد شدن درآب» کے ھیں ، جو ظاھر ہے کہ ان کے دین کی ایک خاص رسم اور عقیدہ ہے ۔

قرآن میں جن صابئین کا ذکر آیا ہے وہ یہی منداعی ، مندائی یا صابی ھیں جو آج کل بھی شط العرب اور خوزستان کے اطراف و اکناف میں زندگی بسر کر رہے ھیں ۔

اگرچہ صابئین کی بعض مذھبی کتب ظہور اسلام کے بعد ضبط تحریر میں لائی گئی ھیں لیکن ان کے مذھب کا وجود صدیوں پہلے سے تھا ۔

خوزستان میں صابئین کی جو مقدس کتابیں ھیں ان سے ظاھر ھوتا ہے کہ صابی زبان دوسری صدی عیسوی میں ایک زندہ زبان کی حیثیت سے بولی اور سمجھی جاتی تھی ۔ اس زبان میں ان کی دینی مذھبی تعلیمات ، مناجات اور دعائیں لکھی جاتی رھی ھیں ۔ اور ان کے مذھبی اساسی عقائد بھی اس زبان میں موجود ھیں۔آجکل کے صابئین موحد اور اھل کتاب ھیں ۔ لہذا یہ کہا جا

سکتا ہے کہ قرآن نے جن صابئین کا ذکر کیا ہے وہ یہی لوگ ھیں ۔ کیونکہ قرآن نے ان کا ذکر گروہ اھل کتاب میں کیا ہے ۔

اس بحث میں ایک سوال یہ بھی پیدا ھوتا ہے کہ آیا حران کے صابئین اور فلسطین سے ھجرت کرنے والے صابئین ایک ھی ھیں یا الگ الگ ۔ قدیم تاریخی حقائق سے یہ معلوم ھوتا ہے کہ حران کے باشندے مشرک اور ستارہ پرست تھے ۔ حالانکہ صابئین منداعی ستاروں کو عالم ظلمت کا حصہ بتلاتے ھیں۔ صابئین منداعی کے ھاں فرشتوں کو بڑی اھمیت حاصل ہے۔ اس میں اتنا مبالغہ اور غلو کیا ہے کہ فرشتوں کو خدا کی صفات سے متصف کر دیا ۔ لیکن پھر بھی حیات یا ھستی صرف خدائے واحد ھی کا نام ہے۔

اسی لیے بعض علما نے صابئین منداعی اور صابئین حران میں فرق کیا ہے ، کہ صابئین منداعی موحد اور اھل کتاب ھیں اور صابئین حران مشرک اور بت پرست ۔

ابن القفطی متوفی ٦٤٦ھ تاریخ الحکما میں ایک روایت امام ابو حنیفہ اور ان کے دو ھم عصر فقہا سے نقل کرتے ھیں جو صابئین منداعی اور صابئین حران کے درمیان فرق کو واضح کرتی ہے۔ امام ابو حنیفہ مسلمانوں کے لیے صابئین منداعی کے ھاں نکاح کو ناجائز اور ان کے ھاتھ کا ذبیحہ حرام قرار دیتے ھیں اور صاحبین (امام ابو یوسف و امام محمد) ان دونوں باتوں کو جائز قرار دیتے ھیں ۔ صاحب تفسیر «مواھب الرحمن» نے اس کے برعکس لکھا ہے۔

صاحبین کا کہنا ہے کہ اختلاف ھم میں نہیں بلکہ اختلاف فتوی کی نوعیت میں ہے۔کیونکہ جب صابئین حران کے بارے میں فتوی مانگا گیا تو وھی فتوی دیا گیا جو مشرکوں کے ساتھ معاملات کے بارے میں شریعت کا حکم ہے۔ اور جب فتوی صابئین منداعی کے بارے میں مانگا گیا تو وھی جواب دیا گیا جو

اهل کتاب کے ساتھ معاملات کا حکم ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ فقہائے سلف ان دونوں میں فرق کو سمجھتے تھے اور ان کے دین کے فرق کو جانتے تھے۔

صابئین حران

یاقوت نے معجم البلدان میں لکھا ہے کہ حران موصل و شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ یونانی اس قصبہ یا جگہ کو (Kharran) رومی (Carrhan) اور عرب حران کہتے ہیں۔ اس جگہ کے باشندے بت پرست تھے۔

رومی دور سلطنت میں یہاں عیسائیت کا خوب چرچا رہا لیکن اس کے باوجود یہ لوگ اپنے مذہب پر قائم رہے۔ یہاں تک کہ جب یہ علاقہ اسلامی سلطنت میں شامل ہوا تب بھی یہ لوگ اپنے مذہب سے چمٹے ہوئے تھے۔ شہرستانی کی کتاب "الملل و النحل" میں ہے کہ حرانی لوگ بابلی تہذیب سے متاثر اور ستارہ پرست تھے۔ ستاروں کو آسمانی ہیاکل کہتے تھے۔ ان کی ہر مذہبی رسم میں ستارہ پرستی نمایاں ہوتی تھی۔

ابن ندیم کہتا ہے کہ حران کے صابئین نے ہفتہ کے تمام دن ستاروں کے نام سے موسوم کیے ہیں اور ہر ماہ ایک خاص طرح کی قربانی کرتے ہیں۔ ابن ندیم نے حرانیوں کے آداب و رسوم کا ذکر قدرے تفصیل سے اپنی کتاب الفہرست میں کیا ہے لیکن اس میں ایک قباحت ہے کہ اس سے صابئین کی صحیح تاریخ متعین نہیں ہوتی۔

حران کے ستارہ پرستوں کو صابئین کہنے کی وجہ کے بارے میں ابن ندیم نے الفہرست میں ایک حکایت ابو یشع قطیعی نصرانی کی کتاب "کشف عن مذاهب الحرنانیه" میں سے نقل کیا ہے۔ لکھتا ہے کہ۔ مامون اپنے آخری ایام حکومت میں اهل روم سے جنگ کے ارادہ سے دیار مضر سے آگے بڑھا تو لوگ

استقبال و عزت افزائی کی غرض سے اس سے ملے ۔ جن میں حرنانیوں کا ایک گروہ بھی شامل تھا ۔ ان کا لباس اس طرز کا تھا اور ہیئت کذائی اس قسم کی تھی کہ انہوں نے قبائیں پہن رکھی تھی اور سنان بن ثابت کے دادا قرہ کی زلفوں کی طرح ان کے لمبے لمبے بال تھے ۔ مامون نے ان کے اس طرز کے لباس اور ہیئت کذائی کو کراہت کی نظر سے دیکھا اور پوچھا ۔

"تم کون ہو ؟ ذمی ہو ؟ "

"انہوں نے جواب دیا ہم حرنانی ہیں"

"اس نے سوال کیا تم نصاری ہو ؟ "

"انہوں نے کہا نہیں"

"اس نے پھر سوال کیا تو کیا تم یہودی ہو ؟ "

"انہوں نے جواب دیا نہیں"

"اس نے پھر کہا کیا مجوس ہو ؟ "

"انہوں نے کہا نہیں"

"اس نے دریافت کیا تمہارا کوئی نبی یا کوئی کتاب ہے ؟ "

اس سوال پر انہوں نے منہ ہی منہ میں کچھ کہا ، جسے سمجھا نہ جا سکا ۔ اس پر مامون نے کہا اچھا تم وہ بت پرست زنادقہ ہو ، جنہیں میرے والد رشید کے عہد میں اصحاب الرأس کہا جاتا تھا اور تمہارا خون حلال ہے اور تمہاری حفاظت کی کوئی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہوتی"

انہوں نے کہا "ہم جزیہ ادا کرتے ہیں"

مامون نے جواب دیا "جزیہ ایسے لوگوں سے لیا جاتا ہے جو ان ادیان و مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں جو اسلام کے مخالف ہوں اور جن کا اللہ عز و جل نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور وہ جو حامل کتاب ہیں اور مسلمانوں سے انہوں نے

جزیہ دینے کی شرط پر صلح کی ہو۔ تمہارا شمار نہ تو ان لوگوں میں ہوتا ہے اور نہ ان لوگوں میں ، اب دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کر لو یا تو خود کو اسلام کی طرف منسوب کرو یا ان ادیان میں سے کسی ایک دین کو قبول کر لو جن کا اللہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے، ورنہ میں تمہارے آخری فرد تک کو قتل کر دوں گا ۔ میں اپنے اس سفر سے واپسی تک تمہیں مہلت دیتا ہوں۔ اگر تم حلقہ بگوش اسلام ہو گئے یا ان مذاہب میں سے کسی مذہب سے وابستہ ہو گئے جو اللہ کی کتاب میں مذکور ہیں فبہا ورنہ میں تمہارے قتل و استیصال کا حکم صادر کر دوں گا ۔ یہ کہکر مامون روم کو روانہ ہو گیا اور انہوں نے اپنی ہیئت بدل لی ، بال منڈوا دئیے ، قبائیں زیب تن کرنا ترک کر دیں ، اور اکثر نے عیسائیت قبول کر لی اور زنانیر لٹکا لیں ۔ ایک گروہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا ۔ اور بہت کم لوگ اپنی اس پہلی حالت پر قائم رہے ۔ ایسے لوگ پریشانی اور اضطراب میں مبتلا ہو گئے تاآنکہ حران کا ایک دانا شخص ان کے پاس آیا ۔ اس نے کہا میرے پاس ایک ایسی چیز ہے جس پر عمل کر کے تم محفوظ رہ سکتے ہو اور قتل سے بچ سکتے ہو ۔ چنانچہ زمانہ رشید سے اب تک جو مال کسی آڑے وقت کے لیے وہ بیت المال میں جمع کرتے رہے تھے اس کا ایک عظیم حصہ لیکر اس کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ شیخ نے کہا جب مامون اپنے سفر سے واپس آئے تو تم اس سے یہ کہو کہ ,,ہم صابئی ہیں ۔ یہ ایک مذہب کا نام ہے جس کا اللہ جل اسمہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے ، تم خود کو اس مذہب کی طرف منسوب کر لو مامون سے خلاصی حاصل کر لو گے،، ۔ اس دن سے حرانی صابئین کہلانے لگے ۔ اس واقعے کی درستگی میں شبہہ کیا جا سکتا ہے ۔ کیونکہ اس سے قبل بھی آخر یہاں اسلامی حکومت تھی تو انہوں نے ان سے کیوں جزیہ لیا ۔ یا شاید اس واقعے کے گھڑنے کی وجہ صرف یہ ہو کہ حران کے باشندوں کو صابئین کہنے کی توجیہ کی جائے ، حال یہ ہے کہ حرانیوں کا

صابئین کے ساتھ ان کے یہاں ہجرت کرنے سے پہلے کوئی تعلق نہیں ۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ صابئین نے جب فلسطین سے ہجرت کی تو اسی جگہ آ کر بس گئے کیونکہ یہ جگہ فلسطین کی راہ ہی میں ہے ۔

حران کے قدیم باشندوں کے مذہب کے بارے میں تفصیلی حالات شمس الدین ابو عبداللہ الصوفی الدمشقی متوفی ۷۲۷ھ کی کتاب ,,نخبة الدھر فی عجائب البر و البحر،، میں موجود ھیں ۔ اس کتاب کے بیان سے حرانیوں کے مذہب پر قدرے روشنی پڑتی ہے ۔ ابو عبداللہ کا بیان ہے کہ حرانیوں کے پانچ بڑے معبد تھے اور ان کی ترتیب یہ تھی ۔ علت اول ، عقل اول ، فرماں روائے جہاں ، صورت اور روح ۔ سات دوسرے معابد سات ستاروں کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے ۔

ایپفانسیوس کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مذہب کے مؤسس یا بانی ,,الخسائی،، یا ,,الکسائی،، اور اس مذہب کے پیروکار سوبیائی (Sobiai) تھے ۔ الکسائی کے معنی ھیں خدائے پنہاں ۔

البتہ لیڈی ڈراورر کی تحقیق کے مطابق یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ فلسطین سے ہجرت کے بعد صابئین نے جب حران میں سکونت اختیار کی تو ان کے آپس میں میل جول سے ان کے مذہب گڈ مڈ ہو گئے ، اس کے بعد یہ لوگ صابئین ، ناصوری یا منداعین مشہور ہو گئے ۔ قرآن نے جب تمام مذاہب قدیم کو اسلام کی طرف آنے کی دعوت دی تو اس مذہب کے ماننے والوں کو بھی دعوت اسلام پیش کی ۔ آج کل منداعیوں کی تعداد آٹھ ہزار سے زیادہ نہیں ۔ یہ زیادہ تر عراق ، کویت ، سوق الشیخ اور بصرہ میں سکونت پذیر ھیں ۔ ان کا پیشہ صناعی اور زرگری ہے ۔

منداعی زبان

منداعی زبان مشرقی آرامی زبان سے نکلی ہے۔ یہ زبان جنوبی عراق میں مستعمل تھی ۔ احتمال ہے کہ حضرت عیسی کے ظہور کے وقت یہ زبان بولی جاتی ہو گی ۔ منداعی زبان سامی زبانوں میں سے ہے۔ صرف و نحو اور لہجے کے اعتبار سے آرامی سے قریب تر ہے۔

منداعی حروف تہجی ۲۳ ہیں اور اکثر سامی خطوط کی طرح دائیں سے بائیں طرف لکھی جاتی ہے۔ یہ خط نبطی اور فینقی سے ملتا جلتا ہے۔

آج کل کے منداعیوں کے عقائد

خدا کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ خدا واحد ، ازلی ، ابدی ، لا محدود اور مادہ سے منزہ ہے۔ اس کے وجود کا ثبوت مادہ کا وجود ہے۔ خدا کے تین سو ساٹھ معاون ہیں جو عالم مادہ میں تمام کام سر انجام دیتے ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک جدا گانہ عالم نور کا مالک اور بادشاہ ہے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں

ماری آدر بوتا ، ہیبل زیوا ، شیشلام ربا ، مندا ہییا ، سام زیوا ، سیمات ہییا ، ماہزیل مالا لا ، اوثار راما ، ابتاہیل ، زہریل ، یہی یوھنا (یحیی یوحنا) اور بہرام ربا ۔ پروردگار بزرگ کو "ملکا نہورا ربا" کے نام سے پکارتے ہیں جو پیغامبر حیات ہے۔

تخلیق دنیا

خدائے یکتا نے سب سے پہلے ایک مخلوق پیدا کی جس کو "ہیی قدما" (ہیی قدیم) کہتے ہیں اور اس کو میتھیا سے تعبیر کرتے ہیں ۔ آفریدہ دوم کو ہیی

ثنیای (ھیی الثانی) کا نام دیتے ھیں ۔ اور اس سے مراد حضرت یحیی معمدانی ہے۔

آفریدہ سوم کو ھیی اثلیثائی کا نام دیا ہے جس سے مراد حضرت عیسی ھیں ۔ اس کے بعد خدا نے سات عالم کے "آلمی دھشوخا" یعنی عوالم ظلمت ھیں پیدا کیا اور اس عالم کو سورج سے روشنی بخشی ۔ آسمان سات طبقوں سے بنا ہے۔ سورج طبقہ چہارم میں ہے۔ اور چاند طبقہ ھفتم میں ۔ زمین و آسمان دو مادوں آب و آتش سے مرکب ھیں اور تمام مخلوقات عالم بھی انہی دو مادوں سے عالم وجود میں آئی ھیں ۔ حضرت آدم کو "گبرا قدمیا" (Gabra Qadmia) کہتے ھیں ۔ اس کے معنی مرد اول کے ھیں اس کا لقب "آدم مادی بھی ہے" ۔

خدا نے چاھا کہ آدم کو پیدا کرے تو اس نے ھیبل زیوا کو زمین پر بھیجا۔ اس نے پہلے آدم کو پھر اس کی بائیں پسلی سے حوا کو پیدا کیا ۔ اس کے بعد ان میں بادشاہ نور کے حکم سے روح پھونک دی اور بپتسمہ کا طریقہ سکھایا ۔ اس کے بعد خدا نے اور فرشتوں کو بھیجا کہ آدم کو سجدہ کریں ۔ سب نے سجدہ کیا لیکن "ھاد بیشا" (Had Bisha) نے انکار کیا ۔ اس نے خدا سے کہا کہ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے خاک سے تو میں اسے سجدہ کیوں کر کروں ۔ خدا نے اسے لعنت کی اور عالم نور سے بھگا دیا ۔

فلسفہ وجود

صابئین منداعی کے نزدیک ھر چیز کے دو وجود ھیں ایک وجود پنہاں دوسرا وجود ظاھری ۔ وجود پنہاں کو "شونی کوشطا" اور وجود ظاھری کو "ارہ تیبل" کے نام سے پکارتے ھیں ۔ ابن ندیم نے الفھرست میں پیروان کوشطا کو کشطئین کے نام سے یاد کیا ہے ۔ روح مرنے کے بعد اگر نیک ھو تو عالم انوار یا بھشت میں جاتی ہے ، اگر بری ھو تو عالم مادی و فانی اور دوزخ میں جاتی ہے۔

اگر کسی روح کی نیکی اور بدی برابر ہو تو اسے اس وقت تک عالم"مطراتی"
(برزخ) میں رکھتے ہیں جب تک اس کی تطہیر نہ ہو جائے -

صابئین منداعی کی مقدس کتابیں

دین صابی کی بہت سی مقدس کتابیں ہیں - ان کا مذہبی لٹریچر بہت وسیع ہے - ان کا دینی لٹریچر ادیان نوس میں شمار کیا جاتا ہے - ان کی چند مذہبی کتابیں درج ذیل ہیں :

۱ - کتاب گینزا (Ganza) - یہ ان کی قدیم اور مفصل ترین کتاب ہے - ان کا اعتقاد ہے کہ یہ کتاب حضرت آدم پر الہام کی گئی تھی - اس کتاب کے مباحث تخلیق عالم ، صفات پروردگار ، وعظ و ارشاد اور تعلیمات یحیی ہیں - یہ کتاب نثر اور نظم دونوں اصناف سخن میں ہے - یہ کتاب کئی دفعہ چھپ چکی ہے - اس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے -

ایم نوربرگ (M. Norbarg) نے لاطینی زبان میں مع متن کے ۱۸۱۰ء میں پہلی دفعہ شائع کی - دوسری دفعہ ایچ پیٹرمن (H. Petermann) نے ۱۸۶۷ء میں شائع کی - تیسری دفعہ جرمن ترجمے کے ساتھ ایم - لیڈز بارسکی (M. Lidzbarski) نے ۱۹۲۵ء میں شائع کی -

۲ - کتاب سید راد ھیبیا (Sidra - d - Yahya) (کتاب یحیی) یاد راشہ دملکہ نام کی ہے - اس کتاب میں بادشاھوں کے قصے ، حضرت یحیی کی تعلیمات اور ان کی زندگی کے حالات ہیں - اس کتاب میں ہے کہ حضرت جبریل نازل ہوئے اور یہ کتاب یحیی پر الہام کی - یہ کتاب لیڈز بارسکی نے دو جلدوں میں جرمن ترجمے کے ساتھ ، جلد اول ۱۹۰۵ء ، اور جلد دوم ۱۹۱۵ء میں شائع کی ہے -

۳ ـ قولستا(Qulasta) (یعنی مجموعہ جنگ اور متفرق رسوم) ـ اس کتاب میں زنا شوئی ، رسم بپتسمہ اور جشن عروسی کے قوانین درج ھیں ـ اس کتاب کا ایک نسخہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں موجود ہے ـ

۴ ـ کتاب ڈائیونا (Diuna) یہ نیک لوگوں کے تذکرے ھیں ـ اس کتاب کے نسخے کمیاب ھیں ـ

۵ ـ اسپر ملو اشیا (Aspar Malusshia) ـ ستارہ شناسی ، دنوں کے نحس و سعد اور زائچہ کے معلوم کرنے کے بارے میں ہے ـ یہ کتاب لیڈی ڈراؤرر نے انگریزی ترجمے کے ساتھ ۱۹۲۹ء میں شائع کی ہے ـ

٦ ـ کتاب سید راد نیشماتا(Sidra - d - nishmata) ـ یہ مذھبی نغمے ھیں جن میں مردہ کی تجہیز و تکفین اور کیفیت انتقال روح کا بیان ہے ـ

۷ ـ کتاب انیانی (Aniani) ـ اس میں وہ دعائیں ھیں جنھیں یہ لوگ نماز میں پڑھتے ھیں ـ

۸ ـ قماھا دھیبل زیوا (Qamaha - d - Hibil Ziva) ـ اس میں ایک ھزار اور دو اشعار ھیں جو طلسم و جادو اور ٹونے ٹوٹکے سے متعلق ھیں ـ اس سے جادو اور طلسم سیکھا جاتا ہے ـ

۹ ـ کتاب پگرا (Pagra) ـ علم الابدان پر محتوی ہے ـ اس کے علاوہ اس میں ان غذاؤں اور دواؤں کا ذکر ہے جس سے انسانی بدن کو فائدہ پہنچتا ہے ـ

۱۰ ـ کتاب تریسا الپی شیالا (Trisa Alpi Shiala) ـ اس میں مسائل کا جواب ہے ـ

روزہ

یہ مسلمانوں کی طرح روزہ نہیں رکھتے بلکہ نفس کو ممنوعات سے روکتے ہیں اور اسی کو روزہ کہتے ہیں۔

نماز

روزمرہ کی عبادات میں سے ایک عبادت نماز ہے۔ یہ دن بھر میں تین مرتبہ نماز پڑھتے ہیں۔اوقات نماز میں سے ایک طلوع آفتاب سے پہلے دوسرا زوال آفتاب کے بعد تیسرا غروب آفتاب کے بعد ہے۔ نماز سے پہلے وضو کرتے ہیں ۔ ان کا قبلہ برج جدی ہے۔ ان کی نماز میں سجدہ نہیں بلکہ صرف رکوع اور قیام ہوتا ہے۔

بپتسمہ کی اقسام

صابئین منداعی کی بنیادی دینی رسم بپستمہ ہے۔ اس کی چند قسمیں درج ذیل ہیں :۔

۱ ۔ بپتسمہ ولادت ۔ یہ بچہ کو پیدائش کے بعد دیتے ہیں ۔
۲ ۔ شادی کے موقع پر۔
۳ ۔ عید پنچا ۔ ان کے عید کے پانچ دن ہیں جو یہ لوگ ہر سال مناتے ہیں۔ ان کو عربی میں خمسہ مسترقہ کہتے ہیں ۔ یہ دن وہ سال میں شمار نہیں کرتے ۔ عید کے ان پانچ دنوں میں ہر منداعی پر لازم ہے کہ دن میں تین بار آب رواں سے غسل کرے۔

صابئین منداعی کے نزدیک مندرجہ ذیل باتیں حرام ہیں :

۱ ۔ کسی کو قتل کرنا ۔ مگر دفاع میں جائز ہے۔

۲ ۔ شراب نوشی ۔

۳ ۔ جھوٹی قسمیں کھانا ۔

۴ ۔ غسل جنبت سے قبل کھانا اور پینا ۔

۵ ۔ راہزنی اور چوری ۔

٦ ۔ ایام عید میں اور یکشنبہ (اتوار) کو کام کرنا ۔

۷ ۔ دوسروں کی بدگوئی اور غیبت ۔

۸ ۔ زنا کرنا ۔

۹ ۔ ختنہ کرنا ۔

۱۰ ۔ وقت مقررہ پر قرض ادا نہ کرنا ۔

۱۱ ۔ ہر اس جانور کا گوشت کھانا جس کی دُم ہو ۔

۱۲ ۔ اپنے دینی بھائی کے علاوہ کسی پر اعتماد کرنا اور اس کے ساتھ میل جول رکھنا ۔

۱۳ ۔ جھوٹی گواہی دینا ۔

۱۴ ۔ زن شوہر دار پر نظرِ بد ڈالنا ۔

۱۵ ۔ امانت میں خیانت کرنا ۔

۱٦ ۔ جوا کھیلنا ۔

۱۷ ۔ ہم جنسیت ۔

۱۸ ۔ صابی کے علاوہ اور کسی دین کے حامی کے ساتھ کھانا پینا ۔

حران کے صابیوں میں بڑے مقتدر علماء گزرے ھیں جن میں سے چند کے نام یہ ھیں ۔ اصطفن الحرانی ، طبیب ۔ ھارون بن صاعد بن ھارون الصابی ، طبیب ۔ ابراھیم بن زھرون الحرانی ، طبیب و منطقی ۔ ابو الحسن ثابت ابراھیم بن زھرون الحرانی الصابی ۔ ھلال بن ابراھیم ۔ ثابت بن قرۃ ۔ ابراھیم بن ثابت بن

قره ـ ابو سعید سنان بن ثابت ، مشہور ہیئت دان و فلسفی اور ریاضی دان ـ ابو اسحاق ابراھیم بن سنان ، حساب دان مہندس اور طبیب ـ ابوالحسن بن سنان الصابی ـ ابوالفرج بن ابی الحسن بن سنان ـ جابر بن حیان مشہور کیمیا دان ـ قرۃ بن قمیطا الحرانی ، اصطرلابی و تاریخ دان ـ ثابت بن سنان بن ثابت ، مورخ ـ ھـلال بن المحسن بن ابراھیم الصابی ـ ابوطیب عبدالرحیم بن احمد الحرانی ، شاعر و ادیب ـ ابواسحاق الصابی کتاب التاجی کا مصنف ، شاعر و ادیب ـ

اس مضمون میں درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے :ـ

قرآن کریم ترجمہ از مولانا اشرف علی تھانویؒ ـ

تاریخ الحکما ـ علامہ جمال الدین تفطی متوفی ۶۴۶ء

الفہرست ـ ابن ندیم ـ

لسان العرب ـ ابن منظور ـ

الصابئون فی حاضرھم و ماضیھم ـ عبدالرزاق الحسنی ـ

کتاب مقدس ـ مقالہ سید تقی حسین ـ

مقالہ ڈاکٹر محمد جواد مشکور ـ

J. Hastings. Encyclopedia of Religion and ethics Vol III

R. Wilson. The Gnostic problem

E. S. Drawer. The mandaeans of Iraq and Iram

****